عرب جمہوریہ مصر
وزارت اوقاف

۱۰ محرم الحرام ۱۴۴۵ھ
۲۸ جولائی ۲۰۲۳ء

قرآن اللہ کی مضبوط رسی ہے

بیشک قرآن اللہ کی مضبوط رسی اور حکمتوں کا خزانہ ہے۔ جس نے اس کی بولی بولی وہ سچا کہلایا، جس نے اس سے فیصلہ کیا وہ عادل کہلایا اور جس نے اس کو مضبوطی سے تھام لیا اسے سیدھا راستہ مل گیا۔ علما کا کبھی اس سے جی نہیں بھرتا، اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے، اس کے دامن میں باطل کے لیے ذرا سی بھی جگہ نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ (٧٧) فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ (٧٨) لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (٧٩) تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ" "بے شک یہ عزت والا قرآن ہے (۷۷) محفوظ نَوِشْتَہ میں (۷۸) اسے نہ چھوئیں مگر باوضو (۷۹) اتارا ہوا ہے سارے جہان کے رب کا" [واقعہ: ۷۷-۸۰] ارشاد باری تعالی ہے: "وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ (٤١) لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ" "اور بے شک وہ عزت والی کتاب ہے (۴۱) باطل کو اس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے اُتارا ہوا ہے حکمت والے سب خوبیوں والے کا" [حم سجدہ: ۴۱-۴۲]

قرآن کریم کتابِ رحمت ہے، ارشاد باری تعالی ہے: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ (٥٧) قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ" "اے لوگو! تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے (۵۷) تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے" [یونس: ۵۷-۵۸] ارشاد باری تعالی ہے: "وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ

شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ"" اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کے لیے" [یونس:۸۹] ارشاد باری تعالی ہے:"تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ (٢) هُدًى وَرَحْمَةً لِلْمُحْسِنِينَ"" یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں (۲) ہدایت اور رحمت ہیں نیکوں کے لیے" [لقمان:۱-۲] ارشاد باری تعالی ہے:"وَلَقَدْ جِئْنَاهُمْ بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَى عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ"" اور بے شک ہم ان کے پاس ایک کتاب لائے جسے ہم نے ایک بڑے علم سے مُفَصَّل کیا ہدایت ورحمت ایمان والوں کے لیے" [اعراف:۵۲]

رحمت کا مادہ پورے قرآن میں دو سو سے زائد مرتبہ وارد ہوا ہے، جیسا کہ اس کا اعلان ہے کہ رحمت اللہ تعالی کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ"" اور میری رحمت ہر چیز سے بڑی ہے" [اعراف:۱۵۶] ارشاد باری تعالی ہے:"وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ "" اور تمہارا رب بے نیاز اور رحمت والا" [انعام:۱۳۳] ارشاد باری تعالی ہے:"وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ"" اور تمہارے رب کی رحمت اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے جس کو وہ لوگ جمع کرتے ہیں" [زخرف:۳۲] ارشاد باری تعالی ہے:"كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ"" تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت واجب کرلی ہے" [انعام:۵۴]

جو قرآن کریم میں غور کرے گا رب کی دونوں جہان پر رحمت کے جلوے اپنی آنکھوں سے دیکھے گا، اب اسی کو دیکھ لیجیے کہ کس طرح سے اس نے اپنی مخلوق پر مہربانی کرنے کے لیے دن اور رات پیدا کیے، تاکہ وہ رات میں آرام کریں اور دن میں رزق حاصل کرنے اور زمین کو آباد کرنے کی سعی کریں، اسی طرح اس کا بارش برسانا بھی اپنی مخلوق پر بہت بڑی مہربانی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ"" اور اس کی رحمت میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے

رات اور دن بنائے، تا کہ اس میں تم سکون حاصل کرو اور اس کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم شکر ادا کرو" [قصص:۷۳]ارشاد باری تعالیٰ ہے:"وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّى إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ كَذَلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ""اور وہی ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے اس کی رحمت کے آگے مژدہ سناتی، یہاں تک کہ جب اٹھا لائیں بھاری بادل ہم نے اُسے کسی مردہ شہر کی طرف چلایا، پھر اس سے پانی اُتارا پھر اس سے طرح طرح کے پھل نکالے اسی طرح ہم مُردوں کو نکالیں گے کہیں تم نصیحت مانو"[اعراف:۵۷]

قرآن کریم نے اس بات کو بھی بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں جہانوں پر مہربانی کرنے کے لیے اپنے رسول بھیجے اور ان پر کتابیں اتاریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:"أَوْ تَقُولُوا لَوْ أَنَّا أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا أَهْدَى مِنْهُمْ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ""یا کہو کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی تو ہم ان سے زیادہ ٹھیک راہ پر ہوتے تو تمہارے پاس تمہارے رب کی روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آئی"[انعام:۱۵۷]اللہ تعالیٰ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:"وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ""اور ہم نے آپ کو سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا"[انبیاء:۱۰۷]ارشاد باری تعالیٰ ہے:"لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ""بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان رحم کرنے والے"[توبہ:۱۲۸]

اسی طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کی رحمت کی امید کا چراغ اپنے دل میں جلائے رکھیں اسے بجھنے نہ دیں اور یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ اس کی رحمت بھلائی کرنے والوں اور استقامت

اختیار کرنے والوں سے قریب ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "قُلْ يَاعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ""تم فرماؤ! اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے"[زمر:۵۳] ارشاد باری تعالی ہے: "إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ""بیشک اللہ کی رحمت بھلائی کرنے والوں سے قریب ہے"[اعراف:۵٦]

برادرانِ اسلام!

بلاشبہ ایک سچا مومن وہی ہے جو اس قرآن کریم کے اخلاق کو اپنے گفتار و کردار میں اتارے جس کو اللہ تعالی نے سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر اتارا ہے، جو اس نبی صلی اللہ ﷺ کی عادات واطوار کو اپنے اعمال کا حصہ بنائے، جن کو اللہ تعالی نے سارے عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جو دوسروں پر رحم کرتا ہے تو رحمٰن اس پر رحم کرتا ہے، زمین والوں پر تم رحم کرو آسمانوں کا مالک تم پر رحم کرے گا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالی نے رحمت کے سو حصے کیے، ان میں سے ننانوے حصے اپنے لیے خاص کر لیے اور ایک حصہ زمین پر نازل فرمادیا، یہاں جو لوگ ایک دوسرے پر مہربانیاں کرتے ہیں اسی ایک حصہ سے ہے حتی کہ ایک گھوڑا اپنے پیر کو اپنے بچے سے دور رکھتا ہے تاکہ کہیں اسے کوئی ضرر نہ پہنچ جائے! ایک اونٹ نے نبی ﷺ سے جب شکوہ کیا اور اس کی آنکھوں سے اشک چھلک اٹھے تو نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ اونٹ کس کا ہے؟ تو ایک انصاری نوجوان نے آگے بڑھ کر کہا: میرا ہے یا رسول اللہ! رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا اس جانور کے سلسلے میں تمہیں اللہ تعالی سے ڈر نہیں لگتا جس نے تمہیں اس کا مالک بنایا ہے، کیوں کہ اس نے مجھ سے تمہاری شکایت کی ہے کہ تم اس سے کام بہت لیتے ہو لیکن اسے پیٹ بھر کر کھانا نہیں دیتے ہو۔

آج انسانیت کو رحمت اور امن و شانتی والی کتاب یعنی قرآن عظیم کی کتنی زیادہ ضرورت ہے!

ہم اپنی اس گفتگو کا اختتام دو پیغامات پر کریں گے، جن میں ایک پیغام اہلِ قرآن کے لیے ہے اور دوسرا دنیا کے تمام عقل مندوں کے لیے ہے۔ اے اہلِ قرآن! قرآن کو اپنی آوازوں سے سجاؤ، اور اسے پوری دنیا کو سنادو اور ساتھ ہی ساتھ قرآن کو اپنے اعلی اخلاق و کردار سے دنیا کی نظر میں خوبصورت بنادو! اور ان جاہلوں کے اعتراضات کا جواب دو جو قرآن کریم کی حقیقت کو نہیں جانتے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب آپ قرآن کریم کے ذکر و تلاوت، اس کے تعلیم و تعلم، فہم و فراست اور تطبیق و عمل کے ذریعہ اس پر زیادہ سے زیادہ توجہ دیں گے۔ اے اللہ جو تیری کتاب کی طرف بری نظر اٹھائے تو اس کے مکر کو اسی کے خلاف کردے، اور اس کی تدبیر کو ہی اس کی تباہی کا ذریعہ بنادے، اور ہمیں اس میں اپنی قدرت کے کرشمے دکھا، اور عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے اس کو نشانِ عبرت بنا!

اور دنیا کے سبھی عقل والوں کے لیے پیغام یہ ہے کہ میرے بھائیوں دنیا جن جنگوں کی چکی میں پس رہی ہے اب اس کے آگے مذہبی جنگوں کو وہ برداشت نہیں کرسکتی، اس لیے اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے تمام مذہبی نفرتوں کو پیٹھ پیچھے چھوڑ دو، اس لیے کہ تشدد ہمیشہ مزید تشدد کی راہیں کھولتا ہے، اور اب صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے، کچھ بے وقوفوں کا حد سے تجاوز کرنا اور انہیں مذہبی نفرت کے تمام جذبات کو پالنے اور بقائے باہمی کی ساخت کو تباہ کرنے کی اجازت دینی کی اب مزید سکت نہیں رہی۔

اس میں شک نہیں کہ غیور مسلمانوں کے دل کو ان لوگوں کے عمل سے ٹھیس پہنچتی ہے جو ان کے نبی اور ان کی مقدس کتاب کی گستاخیاں کرتے ہیں، ایک عقلمند چاہے وہ جتنی حکمتوں سے چلے، چاہے جتنا وہ صبر

کر لے، لیکن جب بات حد سے آگے بڑھ جاتی ہے تو ایک دن ایسا آتا ہے کہ جس میں صبر و حکمت کا دامن چھوٹ جاتا ہے اور دیکھتے دیکھتے معاملات حکیموں اور عقلمندوں کے ہاتھوں سے نکل کر فتنوں کی سیاہ راتوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں کہ جن میں ایک رب کے سوا کسی کو نہیں پتہ ہو تا کہ اس شبِ تیرا کی انتہا کب ہو گی!؟

اے اللہ ہمیں قرآن سے فائدہ اٹھانے والے بنا دے!